غصے، مذاق اور نشے کی حالت میں طلاق نہیں ہوتی

طلاق کا مسئلہ

ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سمجھ لیجئے

ابو حیان عادل سعید

غصے، مذاق اور نشے کی حالت میں طلاق نہیں ہوتی

تین طلاق ایک ساتھ ہو ہی نہیں سکتی، کیونکہ نکاح ایک بار ہوا ہے تو طلاق بھی ایک ہی ہو سکتی ہے

طلاق اور حلالہ

خیبر ایجنسی کی ایک باغیرت پٹھان خاتون کا واقعہ
جسے خاوند نے غصے میں طلاق طلاق کہ دیا اور پھر غصہ اترنے پر مولوی کے پاس حلالہ کیلئے لے گیا تو اس باغیرت خاتون نے کہا کہ اے کنجرمولوی خبردار مجھے ہاتھ لگایا اور اس نے مولوی کو تیز دھار خنجر دکھایا اور کہا کہ میں تمہارا سارا سامان کاٹ دوں گی۔ ، غلطی اس کتے نے کیا ہے تم جو بھی کرنا ہے اس کے ساتھ کرو، ہمارا اس میں کوئی قصور یا واسطہ نہیں

اور پھر مولوی نے اس کے شوہر ساتھ حلالہ کیا۔

میرا فتویٰ یہ ہے کہ حلالہ شوہر کے ساتھ ہونا چاہیے۔

طلاق کا مسئلہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سمجھ لیجئے

غصے، مذاق اور نشے کی حالت میں طلاق نہیں ہوتی

تین طلاق ایک ساتھ ہو ہی نہیں سکتی، کیونکہ نکاح ایک بار ہوا ہے تو طلاق بھی ایک ہی ہو سکتی ہے
طلاق اور اس سے متعلق مختلف صورتوں اور مسائل پر مزید متعلقہ آیات مبارکہ ملاحظہ ہوں

اور یاد رکھیں، طلاق صرف قرآن کے احکامات کے تحت ہی موثر اور لاگو ہوگی ورنہ بالکل نہیں-.قرآن حکیم کے صریح اور واضح احکامات میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سمیت کسی خلیفہ یا اصحاب رسول یا فقیہ یا خود ساختہ امام اور مفتی، الغرض کسی کو بھی تبدیلی یا ترمیم کا اختیار نہیں ھے

قرآن سے اوپر یا اس کے دئے گئے طریقے کے خلاف کوئی بھی طریقہ اور حکم بالکل باطل ھے اور یہ ممکن ھی نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن کے بر عکس کوئی حکم دیں- یہ صیح غلط، جھوٹ اور گھڑتو بات ھے کہ آپ نے ایک ساتھ تین طلاق دے دینے کو جائز اور موثر قرار دیاھے- قرآن کے احکامات میں ترمیم کا اختیار اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیسے اپنی طرف سے ترمیم یا کوئی تبدیلی کر سکتے ہیں؟؟؟

-یاد رکھیں کہ غصے، مذاق اور نشے میں ھرگز ھرگز طلاق نہیں ھوتی

اس کیلئے کسی جاہل مولوی یا نام نہاد مفتی کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہیں اور وہ خاتون بلا کسی شک و شبہ کے اس کی بیوی ھی ھے جس نے ان تینوں حالتوں میں جو -چاھے مرضی الفاظ استعمال کیئے ھوں

نکاح ایک مقدس معاھدہ ھے جو کسی بھی دنیاوی معاہدے کی طرح مذاق، غصے اور نشے سے نہیں ٹوٹتا- دوسرے یہ کہ اگر آپ نے قرآن کے طریقے پر طلاق نہیں دی تو طلاق ھوئی ہی نہیں- کیا آپ قرآن میں نماز کے طریقے کی اور اوقات کی خلاف وردی کریں تو کیا نماز ھو جائے گی؟ کیا پانچوں نمازیں ایک ساتھ پڑھ لیں تو نمازیں ھو جائیں گی؟؟؟
ھرگز ھرگز نہیں، تو پھر تین طلاق ایک ساتھ کیسے موثر اور لاگو ھو جائیں گی؟؟؟

ھم نے اور جاہل مولویوں نے جعلی حدیثوں کے ذریعے دین اسلام کا بیڑہ غرق کرکے اسے -تباہ کر رکھا ھے

اب میں طلاق دینے کے اللہ کے حکم اور قرآن کے دئے گئے طریقے کی طرف آتا ھوں

سب سے پہلے آرام سے بیٹھ کر میاں اور بیوی آپس میں بات سے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کریں

اگرباہمی بات چیت سے حل نہیں ہوا تو دونوں خاندانوں کی جانب سے دوبزرگ ثالثی اور صلح جوئی کی کوشش کریں گے-(سورہ النساء آیت نمبر 35

اگر بات پھر بھی نہیں بنی تو مرد قسم کھا سکتا ھے کہ میں تم سے ازدواجی تعلق نہیں رکھوں گا اور اس کی مہلت چار ماہ ھے- (سورہ البقرہ آیت 226

اگر اب اس سے بھی بات نہیں بنی تو اس کو ایک طلاق کا اختیار اور حکم ہے-اس کی مدت تین ماہ ھے، جس کے ختم ھو نے پر اب طلاق موثر اور لاگو ھو جائےگی- طلاق کی عدت جو تین حیض یعنی پورے تین ماہ ھے،اس میں وہ خاتون خاوند کے گھر میں ہی رھے گی جو کہ قرآن کا حکم ھے تاکہ اگر خاوند چاھے تو صلح اور رجوع کر سکتا ھے-

اسی طرح حمل یا حاملہ ھونے کی صورت میں بھی بچہ پیدا ھونے تک طلاق نہیں دی جا سکتی-

اسی طرح عورت کو کل دو قابل رجعت (صلح) اور کل تین طلاق کا طریقہ بتایا گیا ھے-

لہذا یاد رکھیں طلاق ھر بار ایک ہی ھے-

باقی جہاں تک حلالہ کا تعلق ھے تو یہ نرا زنا اور کافرانہ فعل ھے- اس میں ملوث سارے آدمی کافر ھو جائیں گے کیونکہ انہوں نے نہ صرف اللہ اور قرآن کا مذاق اڑایا بلکہ بدترین فعل، زنا کا ارتکاب اللہ اور قرآن کریم کا نام لے کر کیا- یہ کافروں سے بھی بدتر اور انتہائی بے غیرتی کا فعل ھے-

اگر حلالہ کروانا ہی ھے تو طلاق دینے والے مرد مولویوں سے اپنا حلالہ کروائے اور وہ بھی مسلسل عدت کی مدت یعنی چار ماہ دس دن تک، تو پھر اس پر بیوی حلال ھوگی

کمال ھے غلطی وہ خبیث مرد کرے اور زنا کیلئے مولوی یا کسی اور غیر مرد کو پیش اپنی بیوی کرے؟؟؟

کیا پوری زمین پر کوئی ایسا ذلیل اور بے غیرت مرد ھو سکتا ھے؟؟؟؟

حوالہ کیلئے ملاحظہ ہوں: سورہ البقرہ، آیات 229 سے 237 اور سورہ الطلاق، آیت نمبر 1-

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَـكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـئًا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَ لَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَ لَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

"طلاق دو بار ہے پھر یا تو سیدھی طرح عورت کو روک لیا جائے یا بھلے طریقے سے اس کو رخصت کر دیا جائے اور رخصت کر تے ہوئے ایسا کرنا تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو، اُس میں سے کچھ واپس لے لو البتہ یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ زوجین کو اللہ کے حدود پر قائم نہ رہ سکنے کا اندیشہ ہو ایسی صورت میں اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہیں گے، تو اُن دونوں کے درمیان یہ معاملہ ہو جانے میں مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی حاصل کر لے یہ اللہ کے مقرر کردہ حدود ہیں، اِن سے تجاوز نہ کرو اور جو لوگ حدود الٰہی سے تجاوز کریں، وہی ظالم ہیں"

(Al-Baqarah 2: Verse 229)

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ

"پھر اگر (دو بار طلاق دینے کے بعد شوہر نے عورت کو تیسری بار) طلاق دے دی تو وہ عورت پھر اس کے لیے حلال نہ ہوگی، اِلّا یہ کہ اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہو اور وہ اسے طلاق دیدے تب اگر پہلا شوہر اور یہ عورت دونوں یہ خیال کریں کہ حدود الٰہی پر قائم رہیں گے، تو ان کے لیے ایک دوسرے کی طرف رجو ع کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، جنہیں وہ اُن لوگوں کی ہدایت کے لیے واضح کر رہا ہے، جو (اس کی حدود کو توڑنے کا انجام) جانتے ہیں" (Al-Baqarah 2: Verse 230)

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ

"اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت پوری ہونے کو آ جائے، تو یا بھلے طریقے سے انہیں روک لو یا بھلے طریقے سے رخصت کر دو محض ستانے کی خاطر انہیں نہ روکے رکھنا یہ ظلم ہوگا اور جو ایسا کرے گا، وہ در حقیقت آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرے گا اللہ کی آیات کا کھیل تماشا نہ بناؤ، بھول نہ جاؤ کہ اللہ نے کس نعمت عظمیٰ سے تمہیں سرفراز کیا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ جو کتاب اور حکمت اُس نے تم پر نازل

کی ہے، اس کا احترام ملحوظ رکھو اللہ سے ڈرو اور خوب جان لو کہ اللہ کو ہر بات کی خبر ہے" (Al-Baqarah 2: Verse 231)

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰ لِكُمْ اَزْكٰى لَـكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْـتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

"جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں، تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیر تجویز شوہروں سے نکاح کر لیں، جب کہ وہ معروف طریقے سے باہمی نکاح پر راضی ہوں تمہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا، اگر تم اللہ اور روز آخر پر ایمان لانے والے ہو تو تمہارے لیے شائستہ اور پاکیزہ طریقہ یہی ہے کہ اس سے باز رہو اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے". (Al-Baqarah 2: Verse 232)

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

"جو باپ چاہتے ہوں کہ ان کی اولا د پوری مدت رضاعت تک دودھ پیے، تو مائیں اپنے بچوں کو کامل دو سال دودھ پلائیں اِس صورت میں بچے کے باپ کو معروف طریقے سے انہیں کھانا کپڑا دینا ہوگا مگر کسی پر اس کی وسعت سے بڑھ کر بار نہ ڈالنا چاہیے نہ تو ماں کو اِس وجہ سے تکلیف میں ڈالا جائے کہ بچہ اس کا ہے، اور نہ باپ ہی کو اس وجہ سے تنگ کیا جائے کہ بچہ اس کا ہے دودھ پلانے والی کا یہ حق جیسا بچے کے باپ پر ہے ویسا ہی اس کے وارث پر بھی ہے لیکن اگر فریقین باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں، تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر تمہارا خیال اپنی اولاد کو کسی غیر عورت سے دودھ پلوانے کا ہو، تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں بشر طیکہ اس کا جو کچھ معاوضہ طے کرو، وہ معروف طریقے پر ادا کر دو اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو، سب اللہ کی نظر میں ہے" (Al-Baqarah 2: Verse 233)

(یہ آیت مبارکہ طلاق کی صورت میں دودھ پیتے بچے یا بچوں کی پرورش کے بارے میں ہے کہ باہمی رضامندی سے مسئلہ حل کیا جائے، طلاق شدہ عورت کو بچے کی پرورش کا خرچہ دیا جائے یا پھر مسئلہ عدالت جا کر حل کیا جائے جیسا کہ آجکل بھی ہوتا ہے)

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

"تم میں سے جو لوگ مر جائیں، اُن کے پیچھے اگر اُن کی بیویاں زندہ ہوں، تو وہ اپنے آپ کو چار مہینے، دس دن روکے رکھیں پھر جب ان کی یہ عدت پوری ہو جائے، تو انہیں اختیار ہے، اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے سے جو چاہیں، کریں تم پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں اللہ تم سب کے اعمال سے باخبر ہے"

(Al-Baqarah 2: Verse 234)

(بعض اوقات لوگ ظلم کرتے ہیں کہ ان بیوہ عورتوں کو فوت شدہ خاوند کے گھر سے بحیر جائیداد میں حصہ دئے بھگا دیتے ہیں)

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۗ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۗ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۗ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۗ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

"زمانہ عدت میں خواہ تم اُن بیوہ عورتوں کے ساتھ منگنی کا ارادہ اشارے کنایے میں ظاہر کر دو، خواہ دل میں چھپائے رکھو، دونوں صورتوں میں کوئی مضائقہ نہیں اللہ جانتا ہے کہ اُن کا خیال تو تمہارے دل میں آئے گا ہی مگر دیکھو! خفیہ عہد و پیمان نہ کرنا اگر کوئی بات کرنی ہے، تو معرف طریقے سے کرو اور عقد نکاح باندھنے کا فیصلہ اُس وقت تک نہ کرو، جب تک کہ عدت پوری نہ ہو جائے خوب سمجھ لو کہ اللہ تمہارے دلوں کا حال تک جانتا ہے لہٰذا اس سے ڈرو اور یہ بھی جان لو کہ اللہ بردبار ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں سے درگزر فرماتا ہے" (Al-Baqarah 2: Verse 235)

(یہ آیت مبارکہ مطلقہ عورتوں کے دوران عدت، عدت کے خاتمے پر نئے نکاح یا اس سے شادی کرنے کے خواہشمند حضرات یا اس مطلقہ کے آگے زندگی گزارنے کے اگلے مرحلے یا منصوبہ بندی کیلئے ہے)

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ

"تم پر کچھ گنا ہ نہیں، اگر اپنی تم عورتوں کو طلاق دے دو قبل اس کے کہ ہاتھ لگانے کی نوبت آئے یا مہر مقرر ہو اس صورت میں اُنہیں کچھ نہ کچھ دینا ضرور چاہیے خوش حال آدمی اپنی مقدرت کے مطابق اور غریب اپنی مقدرت کے مطابق معروف طریقہ سے دے یہ حق ہے نیک آدمیوں پر" (Al-Baqarah 2: Verse 236)

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۗ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۗ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

"اور اگر تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہے، لیکن مہر مقرر کیا جا چکا ہو، تو اس صورت میں نصف مہر دینا ہوگا یہ اور بات ہے کہ عورت نرمی برتے (اور مہر نہ لے) یا وہ مرد، جس کے اختیار میں عقد نکاح ہے، نرمی سے کام لے (اور پورا مہر دیدے)، اور تم (یعنی مرد) نرمی سے کام لو، تو یہ تقویٰ سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے آپس کے معاملات میں فیاضی کو نہ بھولو تمہارے اعمال کو اللہ دیکھ رہا ہے"

(Al-Baqarah 2: Verse 237)

اوپر کی دونوں آیات مبارکہ 236 اور 237 نکاح کے بعد اپنی منکوحہ کی رخصتی یا ہم بستری سے پہلے نکاح کے بعد میں طلاق کے بارے میں اور 237 اس صورت میں کہ رخصتی یا ہم بستری سے پہلے طلاق کی اس صورت میں جبکہ حق مہر مقرر کر دیا جا چکا ہو)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا

"اے نبیؐ، جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو اُنہیں اُن کی عدت کے لیے طلاق دیا کرو اور عدت کے زمانے کا ٹھیک ٹھیک شمار کرو، اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے (زمانہ عدت میں) نہ تم اُنہیں اُن کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، الا یہ کہ وہ کسی صریح برائی کی مرتکب ہوں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے اوپر خود ظلم کرے گا تم نہیں جانتے، شاید اس کے بعد اللہ (موافقت کی) کوئی صورت پیدا کر دے"

(At-Talaq 65: Verse 1)

اب آپ دیکھیں کہ رب کریم نے طلاق اور اس سے متعلق تمام ممکنہ صورتوں میں رہنمائی کیلئے ایک ایک تفصیل دے دی ہے، جو دنیا کے کسی بھی مذہب میں نہیں، اور اس میں پیار، امن، باہمی عزت واحترام سمیت معاشرے کے اندر انصاف قائم رکھنے کے بارے میں پاکیزہ اور اعلیٰ ترین ہدایت اور ضابطہ دیا گیا ہے

صل وجہ کہ مجوسی مولوی اور ان کے چیلے غصے میں طلاق کو کیوں جائز اور موثر سمجھتے ہیں!!!

غصے میں کسی بھی جائز چیز کو ناجائز یا حرام قرار نہیں دیا جا سکتا، اسی طرح میاں بیوی کے مقدس رشتے کو کیسے ایک وقتی غصے کے نتیجے میں توڑا جا سکتا ہے،

اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے اسے جائز اور موثر قرار دینے میں مجوسی مُلا کی مالی کمائی اور مفت میں کسی دوسرے کی جائز بیوی سے زنا جیسی عیاشی کے مفادات اور خواہشات وابستہ ہیں!

ہم انسانی زندگی میں دن میں درجنوں بار غصہ میں پتا نہیں کیا کیا کہہ جاتے ہیں لیکن غصہ ختم ہونے پر سب بھول جاتے ہیں، اس عارضی اور غیرمعمولی یعنی abnormal کیفیت میں، جو نشے میں دماغ کے ماؤف ہونے کی سی کیفیت کے مترادف ہے، لہذا اس کی بنیاد پر نہ تو گھر چلتے ہیں اور نہ ہی دنیا کے معاملات یا کوئی کاروبار یا کوئی اور کام کیا جا سکتا ہے، لیکن غصے اور کسی امر میں اختلاف دو الگ الگ چیزیں ہیں جسے ہمارے جاہل مولوی اور ان کے اندھے پیروکار غصے سے الگ کرکے سمجھ ہی نہیں سکتے، میرے نزدیک غصے میں کسی صورت طلاق نہیں ہوگی جس طرح نشے یا مذاق میں ایسا ہوگا،

اور ایسے کئی کیسز میں میں نے اپنی ذاتی حیثیت میں ناجائز طور پر لوگوں کے گھروں کو ٹوٹنے سے بچایا- میری ایک کولیگ خاتون نے مجھے کراچی میں وقوع پذیر ہونے والا ایک سچا واقعہ سنایا کہ کیسے ان کے رشتے دار ایک میاں بیوی میں جھگڑے کے دوران غصے میں طلاق کے الفاظ نکل گئے اور کس طرح وہ پڑھا لکھا جاہل اور دین سے ناواقف شخص اپنی بے قصور بیوی کو مولوی کے پاس حلالے کے نام پر زنا کیلئے لے گیا، چالیس ہزار روپے حلالہ فیس لی اور اس مسلمان باعفت خاتون کو پورے ہفتے تک زنا کا نشانہ بنانے کے بعد کہا کہ اب اسے لے جاؤ اب یہ تمہارے لئے حلال ہے،

ایک اور واقعہ میرے ایک ادیب، مصنف اور ناولسٹ دوست جو پٹھان برادری سے تعلق رکھتے ہیں، اردو لٹریچر میں پی ایچ ڈی اور یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں، نے خیبر پختونخوا کی خیبر ایجنسی کی ایک باغیرت پٹھان خاتون کا واقعہ سنایا جسے خاوند نے غصے میں طلاق طلاق کہ دیا اور پھر غصہ اترنے پر مولوی کے پاس حلالہ کیلئے لے گیا تو اس باغیرت خاتون نے کہا کہ اے مولوی خبردار مجھے ہاتھ لگایا تو، غلطی اس کتے نے کیا ہے تم جو بھی کرنا ہے اس کے ساتھ کرو، ہمارا اس میں کوئی قصور یا واسطہ نہیں!

میری وہ تحریر جس پر حرام خور مفت کے چندے پر پلنے والے مجوسی ملاؤں اور ان کے حرام خور اور بدکردار چیلوں نے شور مچایا درج ذیل ہے:

غصے کی حالت میں طلاق کیوں نہیں ہو سکتی؟

مولوی کہتے ہیں کہ طلاق تو ہوتی ہی غصے میں ہے، خوشی میں کون طلاق دیتا ہے؟

اس کا جواب یہ ہے؛

"دیکھیں نکاح اس زمین پر مرد اور عورت کے درمیان مقدس ترین بندھن اور سماجی اور انسانی معاہدہ ہے جس پر پوری نسل انسانی یا نوع انسانی کی بقا اور تسلسل کا انحصار ہے، غصے کو حرام قرار دیا گیا ہے، اگر آپ ایک معمولی شراکت کے دنیاوی معاہدے کو غصے، مذاق اور نشے کی حالت میں ختم نہیں کر سکتے تو نکاح جیسے مقدس اور عظیم معاہدے کو کیسے آناً فاناً ختم کرکے ہوا میں اڑا سکتے ہیں؟

قرآن کہہ رہا ہے کہ جیسے تم نے اجتماعی سماجی، باہمی خاندانی رضامندی اور خوشی سے نکاح کیا جس میں لوگ گواہ بنے، اب اسی ہی طریقے سے طلاق کی طرف جاؤ، یعنی اکیلا مرد کسی کی بیٹی، بہن اور عزیزہ کو طلاق طلاق طلاق کی غصے میں بکواس کرکے نہ بھگا دے بلکہ سوچ سمجھ کر، بیٹھ کر بڑوں سے مشورہ کرکے باقاعدہ جس عزت واحترام سے اس خاتون کو لایا ہے، اگر وہ بھی ناگزیر ہو تو تب، اسی طرح سے اسے رخصت کرے، قانون کے مطابق عدالت سے طلاق کیلئے نوٹس دے اور پھر فیصلہ لے، اللہ نے دین کو انصاف کہا ہے اس لئے غصے میں انسان انصاف نہیں کر سکتا بلکہ ظلم اور زیادتی ہی کر سکتا ہے، ہمارے دکاندار مولوی چونکہ ایسے حرام کاموں سے مال کماتے، خود ساختہ"حلالے" کے عمل کے نام پر زنا کرتے ہیں اس لئے کہتے ہیں کہ جی طلاق تو ہوتی ہی غصے میں ہے، ویسے ٹھنڈے دل سے کون طلاق دیتا ہے، جو بالکل بکواس منطق ہے اور خلاف عقل وانصاف ہے، اس لئے غصے میں طلاق ہو ہی نہیں سکتی، اور نہ ہی اس کیلئے کسی دکاندار چندہ خور مولوی یا نام نہاد مفتی کے پاس جانا چاہئے اور نہ ہی ان سے کسی فتوے کی ضرورت ہے، وہ خاتون بالکل آپ کی بیوی ہے اور غصے میں طلاق ہوتی ہی نہیں

امید ہے اب کوئی اشکال نہیں رہا ہوگا